230135- نماز کے دوران اگر مسوڑھوں سے خون بہہ نکلے تو نمازی کیا کرے ؟

سوال

اگر دورانِ نماز مسوڑھوں سے خون بہہ نکلے تو کیا تھوکنا لازمی ہے ؟ اور کیا اس سے وضو ٹوٹ جائے گا ؟ کیا دورانِ نماز تھوکا جا سکتا ہے ؟ کیا تھوکنے کی اجازت مسجد اور غیرِ مسجد ہر دو صورت میں نماز کے دوران جائز ہے ؟ کیا مسوڑھے سے نکلنے والا خون نگلنے پر روزہ ٹوٹ جائے گا ؟ کیا اس کپڑے کو دھونا ضروری ہے جس میں خون تھوکا تھا اور اس پر خون کے اثرات بھی نمایاں ہو گئے ہوں ؟ کیا ٹشو پیپر سے صاف کرنا کافی ہے یا پانی سے کلی ضروری ہے ؟ اور اگر زمین پر تھوک دے تو کیا ٹشو سے صاف کرنا کافی ہو گا ؟ اگر پانی سے کلی کرنا واجب ہو تو کیا ایک بار کلی کرنا کافی ہے یا تین بار ہی کلی کرنا ہو گی ؟

پسندیدہ جواب

اول :

مسوڑھے سے نکلنے والے خون کو نگلنا جائز نہیں ہے ، چاہے خون نماز کے دوران نکلے یا کسی اور وقت میں ۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اگر منہ سے خون جاری ہو جائے تو اسے نگلنا جائز نہیں ہے ؛ کیونکہ فرمانِ باری تعالی ہے :
(حُرِمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ)
ترجمہ : تم پر مردار اور خون حرام کر دیا گیا ہے ۔ [المائدۃ : 3]" انتہی
"فتاوی نور علی الدرب" (2/7) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق ۔

تو اگر نماز میں خون جاری ہوا اور اسے جان بوجھ کر اپنے اختیار سے نگل لے : تو اس کی نماز باطل ہو جائے گی ؛ کیونکہ یہ نماز کے دوران کھانے پینے کے حکم میں ہو گا ، لیکن اگر نمازی کے اختیار کے بغیر ہی حلق تک اتر جائے تو پھر اس کی نماز صحیح ہے ۔

ایسی صورت میں اگر نماز مسجد میں ادا کر رہا ہے تو پھر ٹشو [وغیرہ] میں تھوک لے ، مسجد میں مت تھوکے مبادا مسجد میں گندگی نہ پھیلے ۔

اور اگر مسجد سے باہر نماز ادا کر رہا ہے تو پھر اپنے بائیں قدم کے نیچے یا اپنی بائیں جانب تھوک سکتا ہے ، اس کے متعلق حجاوی رحمہ اللہ "زاد" صفحہ 47 میں کہتے ہیں :
"دوران نماز اپنی بائیں جانب تھوکے ، اور اگر مسجد میں ہو تو اپنے کپڑے [رومال وغیرہ] میں تھوکے" انتہی

موسوعہ فقہیہ (40/126) میں ہے کہ :
"جمہور فقہائے کرام کا یہ موقف ہے کہ مسجد کی زمین ، دیواروں اور چٹائی پر بلغم پھینکنا حرام ہے ، بلکہ مسجد کو ہر قسم کی گندگی اور آلائش سے پاک رکھنا واجب ہے ، چاہے وہ گندگی نجس نہ بھی ہو ، جیسے کہ بلغم وغیرہ" انتہی

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"اگر انسان مسجد میں ہو تو وہ اپنے رومال یا کپڑے میں تھوک لے ، مسجد میں مت تھوکے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : مسجد میں تھوکنا گناہ ہے ، لیکن اس گناہ کا کفارہ یہ ہے کہ اس تھوک کو دفن کر دے ، اس اعتبار سے ہم کہیں گے کہ : مسجد میں اپنی بائیں جانب مت تھوکیں ، البتہ اپنے کپڑے میں تھوک لیں ، اسی طرح مسجد میں اپنے قدم کے نیچے مت تھوکیں ؛ کیونکہ مسجد میں تھوکنا غلطی ہے ؛ کیونکہ اس سے مسجد میں گندگی پھیلتی ہے " انتہی مختصرا
"الشرح الممتع "(273/3)

دوم :

اگلی یا پچھلی شرمگاہ کے علاوہ کسی اور جگہ سے نکلنے والے خون کے متعلق فقہائے کرام کا اختلاف ہے کہ اس سے وضو ٹوٹتا ہے یا نہیں ؟ اس بارے میں راجح یہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ، اس کی وضاحت ہم پہلے فتوی نمبر : (45666) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے ۔

سوم :

مسوڑھوں سے نکلنے والے خون کو نگلنے سے روزے پر اثر ہو گا یا نہیں تو اس کے بارے میں یہ ہے کہ : اگر روزے دار غیر اختیاری طور پر نگل جائے تو اس کا روزہ صحیح ہے ، اور اگر عمداً اپنے اختیار سے نگلے تو پھر اس کا روزہ فاسد ہو گیا ہے ، چنانچہ اگر وہ روزہ رمضان کا تھا یا کوئی اور واجب روزہ تھا تو اسے اس کی قضا دینا ہو گی ، اور اگر کوئی نفلی روزہ تھا تو اس کی قضا نہیں ہے ۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (37937) کا جواب ملاحظہ فرمائیں ۔

چہارم :

ناک یا منہ سے نکلنے والا خون : اگر معمولی ہو تو یہ قابل معافی ہے ، اور اگر زیادہ ہو تو یہ نجس ہے ، کپڑے یا جسم پر جہاں بھی لگے اسے دھونا واجب ہے ، اور اگر نماز کے دوران نکل آئے تو اس سے نماز باطل ہو جائے گی اور اگر فرض نماز ہو تو اسے دوبارہ سے پڑھنا ہو گا ۔

شیخ محمد بن عثیمین رحمہ اللہ سے پوچھا گیا :
"اگر نمازی کے جسم سے خون جاری ہو جائے تو کیا نماز توڑ دے یا نہیں ؟"

اس پر انہوں نے جواب دیا :
"اگر نمازی کے جسم سے نکلنے والا خون اگلی یا پچھلی شرمگاہ سے نکل رہا ہو تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا ، اس حالت میں اس پر نماز توڑ کر خون دھونا واجب ہے ، دوبارہ سے وضو کرے اور نماز بھی شروع سے ادا کرے ۔

اور اگر شرمگاہ کے علاوہ کہیں اور سے خون جاری ہوا ہے مثلاً : ناک ، دانت یا زخم وغیرہ سے تو ایسی صورت میں اگر وہ اپنی توجہ منقسم ہوئے بغیر نماز جاری رکھ سکے تو وہ اپنی نماز مکمل کرے ؛ کیونکہ راجح موقف یہی ہے کہ خون سے وضو نہیں ٹوٹتا چاہے وہ بہت زیادہ ہی کیوں نہ ہو ۔

تاہم بہت سے اہل علم اگر خون بہت زیادہ ہو تو اسے نجس کہتے ہیں اور اسے قابل معافی نہیں سمجھتے ، ایسی صورت میں اسے نماز توڑ کر جسم پر لگنے والے خون کو پاک صاف کرنا ہو گا اور پھر وہ واپس آکر نیا وضو کیے بغیر نماز پڑھے گا ، یہ راجح موقف کے مطابق ہے [کیونکہ خون نکلنے کی وجہ سے اس کا وضو نہیں ٹوٹا] اور نماز دوبارہ سے شروع کرے گا ۔

اوراگر معمولی خون ہو تو وہ اپنی نماز جاری رکھے گا اس میں کوئی حرج نہیں ہے ۔"انتہی
"نور علی الدرب"(7/2) مکتبہ شاملہ کی ترتیب کے مطابق

مزید کیلیے آپ فتوی نمبر : (163819) کا جواب ملاحظہ کریں ۔

اگر مسوڑھے سے معمولی خون جاری ہو اور عام طور پر معمولی خون ہی مسوڑھوں سے نکلتا ہے ، تو پھر انسان نماز کے دوران اپنے رومال میں خون تھوک لے ، اور معمولی خون قابل معافی ہوتا ہے ، چنانچہ رومال یا اپنے کپڑے کو دھونے کی ضرورت نہیں ہوتی ، البتہ صفائی ستھرائی کے پیش نظر اسے دھونا مستحب ہے ، نہ کہ نجاست کی وجہ سے ۔

پنجم :

نجاست کو دھونے کیلیے شریعت میں خاص عدد وارد نہیں ہے ما سوائے کتے کی نجاست کے ، کتے کی نجاست 7 بار دھوئی جائے گی اور ان میں سے ایک بار مٹی سے دھونا ہوگا ۔

جبکہ اس کے علاوہ نجاستیں دھونے کیلیے کسی معین عدد کو شرط نہیں بنایا گیا ، اتنا ضروری ہے کہ اسے نجاست زائل ہونے تک دھونا لازمی ہے ، وہ چاہے ایک بار دھونے سے ہی زائل ہو جائے ۔

مزید کیلیے آپ سوال نمبر : (163825) کا جواب ملاحظہ کریں ۔

واللہ اعلم .